بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل لایام یوعد فیہا یعتد بہا مقامہ

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم جمعہ

نمبر ۱۲۵ جلد ۱۳ ۱۲ اپریل ۱۹۲۵ء

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ رماہ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج ۱½ ۱۱ بجے صبح جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ بلیگوس نے مغربی افریقہ کے تبلیغی حالات مسجد اقصےٰ میں بیان کئے۔ بعد میں سوالات کا موقعہ بھی دیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیگ کی قرارداد کراچی اور گاندھی جی

کانگرس کے لاہور جنوری والے ریزولیوشن کے متعلق ہم نے اس وقت لکھ دیا تھا۔ کہ ہندوستان کی حالت کو سدھارنے کے لئے یہ کوئی ارتقائی قدم نہیں ہے۔ اور کانگرس نے معاملہ کو صاف نہیں کیا۔ بلکہ اور بھی پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اب ممکن نہیں کہ لیگ اسکو قبول کرلے۔ چنانچہ وہی ہوا۔ اور لیگ نے صاف کہدیا ہے۔ کہ اس ریزولیوشن سے کانگرس کا یہ دعوےٰ کہ اس نے ۶ دسمبر کی لندن توضیح کے مطابق برطانوی کیبنٹ کے اعلان مورخہ ۱۶ مئی کو حرف بحرف تسلیم کرلیا۔ بالکل غلط ہے۔ کانگرس کا یہ دعوےٰ صرف زبانی ہی زبانی ہے اس کے ریزولیوشن کے الفاظ اور معانی اسکی تائید نہیں کرتے۔ ہم شروع ہی میں کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ لیگ کا خیال صحیح ہے کہ کانگرس نے اپنے ریزولیوشن سے سیاسی بحران کو ختم کرنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی۔ بلکہ الٹا اسکو اور بھی مضبوط بنا دیا ہے اور لیگ کی جو شکایات کانگرس اور اسکے راہنماؤں خصوصاً گاندھی جی سے ہیں۔ ان سے ان کی تائید مزید ہوتی ہے۔

ہمیں حیرانی ہے کہ ایک طرف تو کانگرس کہتی ہے۔ کہ اس نے لندنی توضیح کو من وعن تسلیم کرلیا ہے۔ اور دوسری طرف۔ اس بات کا اظہار بھی کرتی ہے۔ کہ لیگ نے جو کچھ کیا ہے وہ غیر متوقع نہیں۔ انہیں پہلے ہی خیال تھا۔ کہ لیگ یہی رویہ اختیار کریگی۔ اس اعتراف سے شاید وہ تو یہ اثر ڈالنا چاہتی ہے۔ کہ برطانوی حکومت ہندوستان کی آزادی میں روڑے اٹکانے کے لئے لیگ کو بطور ہتھیار استعمال کر رہی ہے۔ اور کہ لیگ کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ وہ ہندوستان کو انگریزوں کے چنگل سے نکلنے نہ دے۔ ظاہر ہے کہ کانگرس اس بات میں نہایت بڑی قسم کی خود فریبی میں مبتلا ہے۔ اور سیاسی دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی بے فائدہ جدوجہد میں اپنے اور ملک کے قیمتی اوقات ضائع کر رہی ہے۔ کوئی انسان جس کو آج کی دنیا کے حالات کی تھوڑی سی بصیرت بھی حاصل ہے۔ یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا کہ لیگ کی منزل مقصود ہندوستان میں انگریزوں کے قدم جمائے رکھنا ہے۔ اس لئے کانگرس اور اسکی اندھا دھند ہوا خواہی کا دم بھرنے والوں کو لیگ پر اس قسم کی الزام تراشی سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ یقیناً لیگ کی پشت پر مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت کی خواہش آزادی کی طاقت کام کر رہی ہے۔ اور یہ پرلے درجہ کی کوتاہ اندیشی میں داخل ہوگا۔ اگر ایسی غیر بازارانہ چالوں سے اس کے متعلق اس کے مقاصد پر تاریکیوں کے پردے ڈالنے کی سعی نامسعود کی جائے۔

ہمیں حیرت تو نہیں مگر سب سے بڑھ کر افسوس گاندھی جی پر ہے۔ کہ وہ کانگرس کی سٹہ بازی میں نہ صرف یہ کہ اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ بلکہ خود اس کی مرکزی چال کے مخترع اور موجد ہونے کی حیثیت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور اس طرح ہندوستان کی آزادی کے راستہ میں جو دیوار حائل ہے۔ اس کا سب سے بڑا پتھر وہی ہیں۔ کانگرس ریزولیوشن کا جو حصہ لیگ اور تمام انصاف پسند لوگوں کی نظر میں مرغوب اور قابل اعتراض ہے وہی ہے۔ جس کی بنیاد گاندھی جی کے اس مشورہ پر ہے۔ جو آپ نے کھوکھو صوبہ آسام کو اور ضمناً صوبہ سرحد کو دیا تھا۔ اگر گاندھی جی یہ خطرناک مشورہ ان کو نہ دیتے۔ تو ممکن تھا۔ کہ کانگرس اپنے ریزولیوشن میں شاید وہ شرائط داخل نہ کرتی۔ جس سے (ب) اور (ج) گروپ کی تمام بنیاد ہی متزلزل ہو جاتی ہے ظاہر ہے۔ کہ ایسی غیر آئینی شرائط کی موجودگی میں جو سراسر کیبنٹ مشن کے اعلان اور لندنی توضیح کے خلاف ہیں۔ کانگرس کا ریزولیوشن اپنے بیان کردہ مقصد سے بالکل متضاد صورت اختیار کر گیا ہے۔ اور اس حالت میں لیگ کا اسے رد کر دینا کسی طرح بھی اس کو مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتا۔

اس سے بھی زیادہ افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ گاندھی جی ابھی تک اپنی اس غیر معمولی روش کو نبھائے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ ۱۰ دسمبر کھل میں آپ نے لیگ کے حالیہ ریزولیوشن کے متعلق جو بیان دیا ہے۔ اس میں لیگ کو اسمبلی میں شمولیت کی تلقین فرماتے ہوئے کہا ہے۔ کہ برطانوی حکومت اپنے اعلان کی پابند ہے۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ وہ اپنی دیانتداری کا اعتبار ہندوستان میں زائل نہ ہونے دیگی۔ سوال ہوتا ہے کہ اگر برطانوی حکومت اپنے اعلان کی پابند ہے تو کانگرس اور خود آپ اس کے کیوں پابند نہیں اور کیوں اس اساسی اعلان کو توڑ موڑ کر اور اس میں اپنی طرف سے نئے نئے پیوند لگا کر اسکو لیگ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ سیدھی بات ہے کہ یا تو اعلان کو من وعن مانیئے۔ اور یا اسکو من وعن ٹھکرا دیجئے۔ یہ صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں کی پالیسی اب ایسی رسوائے عوام ہو چکی ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسکو آخر دم تک نبھائے جانے کا فائدہ سوائے اس کے کہ آزادی کی مضطر باتہ گھڑیوں کو طویل سے طویل تر کر دیا جائے۔ اور کچھ بھی نہیں۔ اپنے اس بیان میں گاندھی جی نے ایک ایسا فقرہ بھی کہہ دیا ہے۔ جو اگرچہ آپ کی مخصوص احتیاطی طرز بیان کے پورے لباس میں ملبوس ہے۔ پھر بھی ہمارا خیال ہے۔ کہ ایسے وقت میں جبکہ ہر طرف فتنہ و فساد کی آگ مشتعل ہے۔ آپ کو نہیں کہنا چاہیئے تھا۔ اور خواہ کسی طرح بھی۔ تلوار کے قانون کا ذکر اپنے مشورہ میں نہیں لانا چاہیئے تھا۔ مخالف و مطابق دونوں فریق ہی اس سے گمراہ ہو سکتے ہیں۔ گاندھی جی کو خواہ اس طرح باتیں کرنے کا کتنا ہی کمال حاصل کیوں نہ ہو۔ مگر آپ کا یہ فن نہ صرف یہ کہ ملک و قوم کے لئے مفید ہی نہیں۔ بلکہ خود ان کی ذات کے لئے بھی سخت نقصان رساں ہے۔ اور آپ کی شخصیت اور ذاتی وضاحت کو دنیا کی نظر میں سبک سے سبک تر کرتا جا رہا ہے۔ اور مسلمان تو مسلمان نیک اور انصاف پسند ہندو بھی آپ کے اس طرز و انداز سے خوش نہیں۔

پھیلتے جاؤ

وطن اہل وطن بنی آدم پر پھیلتے جاؤ
خدا کے احمدیو" فضل اور رحم کے ساتھ
مسیح وقت کی آواز باز گشت ہو تم
کنول کے غنچوں کے سینوں سے مثل بوئے لطیف
وہ ابر بن کے جو برسائے قطرۂ تسکین
تم آفتاب رسالت کی ہو شعاع سحر
بڑھو زمین میں اور آسمان میں تنویر
اٹھو اٹھو کہ دو عالم میں پھیلتے جاؤ

عرب میں۔ چین میں دیلم میں پھیلتے جاؤ
ہر ایک گوشۂ عالم میں پھیلتے جاؤ
سکون کوہ و دم و بیم میں پھیلتے جاؤ
صبا کے نغمۂ بیم میں پھیلتے جاؤ
فضائے مستیٔ برہم میں پھیلتے جاؤ
ترپ کے ہر رگ شبنم میں پھیلتے جاؤ

جماعت قادیان کا نتیجہ امتحان

ماہ نومبر ۱۹۴۵ء میں انصار جماعت قادیان سے نماز باترجمہ کا امتحان لیا گیا تھا۔ اس امتحان میں ۱۸۴ انصار شامل ہوئے۔ جن میں سے ۱۷۴ انصار کامیاب ہوئے۔ جو احباب کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی محلہ وار ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں:۔

حلقہ مسجد مبارک

میاں مولا بخش صاحب ۹۵٪۔ میاں فضل دین صاحب حجام ۱۰۔ بابا الٰہ بخش صاحب موذن ۱۴۔ مولوی عبد الغنی خاں صاحب ۲۴۔ میاں خدا بخش صاحب ۱۰۔ مولوی امام الدین صاحب ۱۴۔ بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی ۲۸۔ حاجی آل احمد صاحب ۱۰

حلقہ مسجد اقصیٰ

حکیم عبد الرحمٰن صاحب ۲۱۔ سید محمد اسماعیل صاحب ۱۹۔ میاں کھاگ صاحب ۱۶۔ میاں علی محمد صاحب قصاب ۱۰۔ میاں سراج الدین صاحب موذن ۱۹۔

محلہ ناصر آباد

میاں صفدر علی صاحب ۱۷۔ محمد یوٹے خاں صاحب ۱۰۔ میاں محمد عالم صاحب ۱۷۔ میاں محمد یوسف صاحب ۱۷۔ میاں محمد رمضان صاحب ۱۰۔ میاں محمد دین صاحب ۲۳۔ میاں محمد اسحاق صاحب ۱۳

محلہ دار الانوار

صوفی علی محمد صاحب انسپکٹر وصایا ۱۴۔ میاں غلام رسول صاحب پنشنر ۲۲۔ میاں سلطان احمد صاحب موذن ۲۰۔ میاں خیر دین صاحب ۱۶۔ ملک محمد شفیع صاحب ۲۰۔

محلہ دار الرحمت

ڈاکٹر رحیم بخش صاحب ۲۷۔ مولوی محمد تقی صاحب ۲۳۔ مولوی عبد العزیز صاحب ۲۸۔ میاں حسن دین صاحب ۱۵۔ چوہدری وزیر محمد صاحب ۲۷۔ چوہدری کریم الدین صاحب ۲۳۔ چوہدری افضال احمد صاحب ۲۰۔ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب ۲۸۔ بابو غلام حیدر صاحب ۲۶۔ میاں امیر الدین صاحب ۱۷۔ شیخ مولا بخش صاحب ۱۴۔ بابا علم دین صاحب ۱۸۔ بابا شیر محمد صاحب ۱۱۔ ماسٹر مانوں خاں صاحب ۲۲۔ ملک عبد الستار صاحب دوالمیال ۱۶۔ مرزا محمد حسین صاحب ۲۲۔ چوہدری شریف احمد صاحب ۲۰۔ خاں صاحب برکت علی صاحب شملوی ۲۶۔ بھائی عبد الرحیم صاحب ۳۰ اول۔ میاں الدرکا صاحب ۲۰۔ میاں خیر الدین صاحب سکیھوانی ۱۵۔ صوفی غلام محمد صاحب ۲۷۔ ملک رسول بخش صاحب ۲۳۔ مولوی محمد علی صاحب اظہر ۲۷۔ میاں محمد دین صاحب مستری ۲۵۔ شیخ محمد اکبر صاحب سیالکوٹی ۱۴۔ مولوی محمد علی صاحب الراعی ۱۷۔ سید ولایت شاہ صاحب ۲۰۔ میاں محمد اسماعیل صاحب سکیھوانی ۲۱۔ میاں محمد الدین صاحب ۱۰۔ صوفی علی محمد صاحب نارووالی ۲۰۔ میاں عز الدین صاحب ۱۶۔ میاں مولا بخش صاحب ۱۲۔ ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب ۲۵۔ بھائی محمود احمد صاحب ۱۷۔ ملک غلام حسین صاحب ۱۵۔ مستری محمد ظہور صاحب پٹیالوی ۲۲۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب ۲۲۔ مستری محمد الدین صاحب ہرتسری ۲۵۔

محلہ دار العلوم

میاں محمد صدیق صاحب واقف زندگی ۱۹۔ بابو الہ بخش صاحب ۲۲۔ سید اسلام خاں صاحب ۲۰۔ ملک بشیر محمد صاحب ۲۱۔ ماسٹر علی محمد صاحب ۲۵۔ حکیم عبد الصمد صاحب ۲۷۔ ماسٹر الہ بخش صاحب ۲۳۔ حکیم غلام حسین صاحب ۲۰۔ منشی عبد الحق صاحب کاتب ۲۵۔ ملک گل محمد صاحب ۲۷۔ سید صادق علی صاحب ۲۵۔ ماسٹر محمد طفیل خاں صاحب ۲۵۔ مستری مہتاب الدین صاحب ۱۵۔ چوہدری محمد تنویر صاحب لاہوری ۱۹۔ مولوی عبد الغنی صاحب مبلغ ۲۵۔ مستری عبد العزیز صاحب واقف زندگی ۱۳۔ میاں گلاب الدین صاحب ۲۵۔ میاں علی گوہر صاحب ۱۷۔ میاں خدا بخش صاحب ۱۵۔ میاں غریب الدین صاحب ۱۱۔ میاں فضل احمد صاحب ۲۰۔ ماسٹر الہ داد صاحب ۹۔ میاں خیر الدین صاحب ۱۱۔ میاں چنن دین صاحب ۱۰۔ میاں محمد عالم صاحب ۱۲۔ مرزا برکت علی صاحب ۲۶۔ مرزا مہتاب بیگ صاحب ۲۶۔ ڈاکٹر خیر الدین صاحب ۲۰۔ مرزا عبد الکریم صاحب ۲۱۔ ماسٹر خیر الدین صاحب ۲۵۔

محلہ دار الفضل

سید ولایت حسین صاحب ۲۵۔ ڈاکٹر ظفر حسن صاحب ۲۰۔ مستری لال دین صاحب ۲۲۔ میاں بدر الدین صاحب ۱۰۔ شیخ محمد اکرام صاحب ۱۷۔ ماسٹر عطا محمد صاحب ۲۷۔ منشی فقیر اللہ صاحب ۲۵۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب ۳۰ اول۔ ماسٹر فضل الٰہی صاحب ۳۰ اول۔ سردار حق نواز خانصاحب ۲۳۔ چوہدری غلام حسین صاحب ۲۶۔ بابو سراج الدین صاحب ۲۶۔ ملک محمد شفیع صاحب ۱۷۔ میاں ہدایت اللہ صاحب ۱۸۔ بابا نواب دین صاحب ۲۰۔ عبد الرحیم صاحب ۱۶۔ منشی برکت علی صاحب ۲۲۔ میاں یعقوب خاں صاحب ۱۰۔ ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کروک ۲۶۔ ماسٹر علی محمد صاحب بی۔اے۔ بی۔ٹی ۱۸۔ شیخ فضل احمد صاحب پٹیالوی ۲۹ دوم۔ ماسٹر محمد دین صاحب بی۔اے ۲۹ دوم۔ شیخ محمد حسین صاحب ۲۱۔ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔اے ۲۱۔ سید علی احمد صاحب ابنالوی ۲۱۔ شیخ فضل کریم صاحب ۱۹۔ بابو غلام احمد صاحب ۳۰ اول۔ اخوند محمد اکبر صاحب ۳۰۔ اول۔

محلہ دار السعۃ

منشی رمضان علی صاحب ۲۳۔ چوہدری مہر دین صاحب ۲۲۔ بھائی محمد اسماعیل صاحب ۲۰۔ منشی سبحان علی صاحب ۲۷۔ بھائی چراغ الدین صاحب ۱۶۔ ماسٹر محمد حسین صاحب ۱۵۔ میاں خوشی محمد صاحب ۱۵۔ سید جیون شاہ صاحب ۱۸۔

(بقیہ دیکھو صفحہ ۵ کالم اول)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

قادیان ۳۱ر ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ خطبہ جمعہ میں احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے فوراً اپنے وعدے بھجوا دیں۔ حضور نے فرمایا تھا کہ وعدہ کرنے کی آخری تاریخ یعنی ۱۰ر فروری بالکل قریب آگئی ہے۔ لیکن ابھی تک وعدوں کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ احباب کو فوراً توجہ کرنی چاہیئے۔ اور نمایاں اضافہ کے ساتھ اپنے وعدے بھیجنے چاہئیں۔ احباب ۱۰ر فروری کو یاد رکھیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتوں کے لئے ہندو دھرم میں کوئی جگہ نہیں

حقیقی اخوت اور مساوات صرف اسلام میں ہے

پستی اور ادبار کا آغاز

ایک وہ زمانہ تھا جبکہ بعد میں شودر اور اچھوت کہلانے والے لوگ ملک ہند کے واحد مالک تھے۔ کھیتی باڑی کا کام کرتے۔ اور اپنے گھروں میں سکھ کی نیند سوتے تھے۔ ان کی پستی اور ذلت کا زمانہ ہندو قوم کے اس ملک میں آنے سے شروع ہوتا ہے۔ یہ لوگ جن کا اصل وطن وسط ایشیا کے سرد خشک اور بنجر علاقے (اور بقول سوامی دیانند صاحب تبت) بتایا جاتا ہے۔ گردش روزگار سے اپنی بھیڑ بکریوں اونٹ گائے بیل وغیرہ کے لئے چارہ اور اپنے لئے روٹی کی تلاش میں اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ خوش قسمتی سے پنجاب کے راستہ ملک ہند میں آ داخل ہوئے یہاں کے دریاؤں کی سرسبز وادیاں صاف اور زرخیز میدان ان کے لئے ایک بیش بہا نعمت تھی۔ مگر اس کے لئے ان کو یہاں کے اصل باشندوں سے لڑائی کرنا پڑی۔ اصل باشندے سکھ کی زندگی بھوگنے اور فنون جنگ سے بے خبر ہونے کی وجہ سے ان کا مقابلہ نہ کر سکے۔ لہذا ان کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ ہندوؤں نے ان کو مار کر ان کے گھروں سے نکال دیا۔ کسی کو قید کیا کسی کو غلام بنایا۔ اور ان کے گھروں اور ان کی زمینوں پر خود قابض ہو گئے۔ مغلوب قوم کو دشمن کے بار بار اور اچانک حملوں کے خوف سے کسی ایک جگہ جم کر رہنا نصیب نہ ہوا۔ جنوبی ہند کے جنگلوں اور غیر آباد بنجر علاقوں میں خانہ بدوشی کی زندگی اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔

اچھوتوں کی ضمیر کو کچلا گیا

تلوار کے ذریعہ تو ان کی مجلسی زندگی کے شیرازہ کو توڑنے پھوڑنے میں یہ لوگ کامیاب ہو گئے آئندہ کا خیال رکھ کر ان کی روح کو بھی جس پر ہر قسم کی انسانی ترقی کا دار و مدار ہے کچلنے کے لئے اس زمانہ کی مذہب کی طرف منسوب ہونے والی تمام کتب میں کافی سامان رکھ دیا گیا۔ سب سے پہلے ان کو اپنی برتری اور ان کی حقیر ہستی کا احساس دلانے کے لئے انسانوں کو جماعتوں میں اس طرح تقسیم کیا۔

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद्
बाहू राजन्यः कृतः

ऊरू तदस्य यद्वैश्यः
पद्भ्यां शूद्रो अजायत

(یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۱)

یعنی برہمن پرمیشور کے مونہہ سے کھشتری اسکے بازوؤں سے ویش اس کی رانوں سے اور شودر اس کے پاؤں سے پیدا ہوئے

اول الذکر تینوں کا کام الترتیب پڑھنا پڑھانا یگیہ کرنا کرانا۔ بستیوں کی حفاظت کرنا اور تجارت دیہار کرنا مقرر کیا گیا۔ اور ان کو "دوج" کا نام دیا گیا۔ اور شودر کا کام یہ مقرر کیا۔

तेषां वर्णानां य आत्मन्यदो
वर्णमाहुरेकमनानुपूर्व्या
यथा खलु विद्युतः पुरस्ताद्
बाह्यानां एवं तदस्य दैवम्

(منوسمرتی ۱۰/۴۵)

شودر کا کیول ایک ہی کام برہمنے بتایا ہے۔ کہ وہ ان تینوں (برہمن کھشتری ویش) کی بغیر کسی نقص کے سیوا کرتا رہے۔ شودر کی خوراک پوشاک کیا ہو۔

उच्छिष्टमन्नं दातव्यं
जीर्णानि वसनानि च
पुलाकाश्चैव धान्यानां
जीर्णाश्चैव परिच्छदाः

(منوسمرتی ۱۰/۱۲۵)

یعنی گھر کی جوٹھ کھانے کو دیں۔ پھٹے پرانے کپڑے دیں۔ اناج کی پھٹکن دیں۔ اور پرانے برتن دیں

اس کے علاوہ ان کو کسی مذہبی رسم کے ادا کرنے کی قطعی اجازت نہ تھی۔

[illegible]

سمرتی کے الفاظ ہیں۔ کہ دھرم کے کسی کام میں ان کا کوئی حق نہیں۔ اگر کوئی شودر وید پڑھے تو حکم تھا کہ اس کی زبان کاٹ دی جائے اگر کسی کو وید پڑھتا ہوا سنے تو اس کے کانوں میں سیسہ اور لاکھ گلا کر ڈال دی جائے۔ اور اگر وہ بدنصیب کوئی وید منتر زبانی یاد کر لے۔ تو اس کے سینہ کو چیر دیا جائے۔ (ویدانت سوتر بحوالہ ویدشاستر اور اچھوت اودھار" مصنفہ ملک فضل حسین صاحب) ایک نہیں دو نہیں ہندوؤں کی تمام مذہبی کتب میں ان کی روح کو کچلا گیا۔ اور ان کی تذلیل کی گئی ہے۔ ان کو کالے مونہہ والے بکری مونہہ والے ننگے۔ شودر۔ اچھوت۔ داس۔ پیچھ۔ راکھش دستیو (ڈاکو) وغیرہ نام سے پکارا گیا۔ عزشکہ شاستروں اور دوسرے سنسکرت گرنتھوں میں ہر جگہ برہمن کی تعریف اور شودر کی مذمت کی گئی ہے "(کرانتی اپریل ۱۹۴۶ء) سمرتیوں میں جا بجا لکھا ملتا ہے۔ کہ جیسے دودھ نہ دینے والی اور لات مارنے والی گائے بھی پوجا کے یوگیہ ہے۔ دودھ دینے والی گدھی پوجا کے یوگیہ نہیں۔ ویسے ہی اتی پڑھ اور بدچلن برہمن بھی قابل تعظیم ہے۔ سدا چاری اور پڑھا لکھا شودر قابل تعظیم نہیں ..... برہمن چاہے پاپ کرم میں بھی پھنسا ہو بدمعاش بھی ہو تب بھی وہ قابل سزا نہیں ..... شودر چاہے خوبیوں سے بھرا ہوا ہو اور گیانی ہو۔ تب بھی اسے پوجنا نہیں چاہیئے" (کرانتی اپریل ۱۹۴۶ء)

اچھوتوں کو شکایت ہے کہ ہم سے گھرنا (نفرت) کرنے والوں اور ہمیں داس اور غلام کہنے والے دوجوں نے بھارت کو غارت کر دیا۔" (کرانتی) مگر اس میں ہندو قوم کا کوئی قصور نہیں۔ قصور سارا ان دھرم گرنتھوں کا ہے۔ جس میں ایسی تعلیم درج ہے۔ جب تک یہ دھرم گرنتھ موجود ہیں۔ اور ان کے ماننے والے موجود ہیں۔ اچھوتوں کے ساتھ یہی سلوک جاری رہے گا۔

ہندو دانوں کے فیصلے

ان دھرم گرنتھوں کے حوالے سے کیا ستیارتی پنڈت اور کیا آریہ سماجی دوست کئی بار اعلان کر چکے ہیں۔ کہ دنیا میں کوئی صورت نہیں۔ جس سے شودر کا جسم پاک ہو سکے۔ اس کا گوشت پوست اس کا رگ و ریشہ اس کے جسم کا ذرہ ذرہ ناپاک ہے لالہ لاجپت رائے نے صاف الفاظ میں اعلان کر دیا تھا۔ کہ "یہ امید کرنا کہ سب ہندو شدھ ہوئے ہوئے اچھوتوں کا سپرش (چھوا) کیا ہوا کھانا کھائیں گے یا ان کے ساتھ پنگت (صف) میں بیٹھ کر بھوجن کریں ایک موہوم امید ہے" اخبار ایشیا دہلی بحوالہ ویدشاستر اور اچھوت اودھار ص)

اچھوت کے شدھ ہو جانے پر بھی اس کے ہاتھ کا چھوا ہوا کھانا یا اس کے ساتھ ایک صف میں بیٹھ کر کھانا تو دور کی بات ہے ہندو بزرگوں کو اپنے بھائی بندوں کی پاکیزگی پر بھی اعتبار نہیں "گرانتی سنسار آنند" کے حوالہ سے شری بھیم سین شردھانند ایڈیٹک کی ایک تقریر کا اقتباس درج کیا ہے بھیم سین شردھانند صاحب شری مالوی جی کے اخلاق حسنہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"مہامنا مالوی جی اتنے سدا چاری ہیں کہ وہ اپنے ہاتھ کے پکے ہوئے کھانے کے سوا کسی دوسرے کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھاتے بلکہ اگر بدیش میں جانا پڑے۔ تو گنگا جل اور بھارت کی مٹی کو ساتھ لے جاتے ہیں۔ لاہور میں کسی پجاری نے جلسہ میں ان کے گلے میں پھول مالا ڈالدی۔ تو اپنے مقام پر جا کر مالوی جی نے کپڑوں سمیت شنان کیا۔ اور جنیو بدلا۔"

(کرانتی مئی ۱۹۴۶ء)

یہ سدا چار (اعلیٰ اخلاق) پنڈت مالوی تک ہی محدود نہیں۔ حقیقتاً ساری ہی ہندو جاتی اسی اصول پر عمل پیرا ہے۔ سوامی دیانند صاحب بانی آریہ سماج نے ہندو دھرم کو زمانہ حال کے مطابق عالمگیر مذہب ثابت کرنے کی غرض سے سب سے پہلے ان تمام دھرم گرنتھوں کو جن پر ان کے خیال میں ناقابل رد اعتراض پڑ سکتے تھے غیر مستند قرار دینا ضروری سمجھا۔ اس کے بعد ویدوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام سابق تراجم غلط قرار دیکر اپنے ذوق کے مطابق ترجمہ کرکے اپنے وید منتروں کے ساتھ جوڑ دیا۔ مگر جب شودر کے وید پڑھنے کا سوال آیا۔ تو انہوں نے بھی یہی فتویٰ صادر فرمایا۔ کہ منتر سنگھتا (وید چھوڑ کر باقی سب شاستر اعلیٰ ذات والے شودر کو پڑھائے جائیں۔ بات وہیں کی وہیں رہی۔ کہ شودر کو وید پڑھنے کا حق نہیں۔

جب وید شاستر سمرتیوں کے احکام موجود۔ مذہبی علماء کے فتوے موجود۔ ہندو جاتی کے لیڈروں کے اعلان موجود۔ اور ہندوؤں کے ہزاروں سال کا عملی سلوک موجود کہ اچھوت پلید۔ ناپاک بدترین مخلوق ہیں۔ اچھوت وید پڑھنے کا ادھیکار نہیں رکھتے۔ اچھوت خواہ شدھ بھی ہوجائے۔ اس کا جسم پاک نہیں ہوسکتا۔ تو کیا یہ کہنا درست نہیں۔ کہ اچھوتوں کے لئے ہندو دھرم میں کوئی جگہ نہیں؟ کیا ان کی ذلت کی ابتداء اسی دن سے نہیں ہوئی۔ جبکہ ہندو قوم نے اس ملک میں قدم رکھا؟ اگر یہ دونوں باتیں صحیح ہیں۔ اور یقیناً صحیح ہیں۔ تو ایک عقلمند کا کام ہے کہ باعزت زندگی بسر کرنے کے لئے باعزت ذرائع اختیار کرے۔ اگر اچھوت زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ اور باعزت ہوکر زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو ان کے لئے اسلام کا دروازہ ہر دم کھلا ہے۔ یہاں نہ برہمن کی سیوا۔ نہ کھشتری کی خوف اور نہ ویشی محتاجی۔ نہ مسجدوں میں داخل ہونے پر پابندی۔ نہ کنوئیں پر چڑھنے میں رکاوٹ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ اسلام میں بادشاہ اور فقیر میں کوئی تمیز نہیں۔ بلفظ سری راج ویدپنڈت گدا دھر پرشاد صاحب شرما۔ "میری رائے میں اگر کسی مذہب کو اخوت باہمی۔ اخلاق و تہذیب اور اتحاد کی دولت فراوانی اور کثرت کے ساتھ عطا کی گئی ہے۔ تو وہ مذاہب کا سردار "اسلام" ہے۔ اسلام کی فیاضی اور کشادہ دلی اس کا امتیازی نشان ہے۔ وہ بلا لحاظ اس بات کے کہ کوئی امیر ہے یا غریب۔ سب کو اپنی شفیق آغوش میں پناہ دیتا ہے۔ اس کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔ اور ہر خیال اور ہر رنگ کے انسان اس کے زیر سایہ آرام راحت کی زندگی بسر کرسکتے ہیں"۔

(اخبار مسلم راجپوت بحوالہ ویر شاستر اور اچھوت ادھار صفحہ ۹۷)

اچھوتوں کو ہمدردانہ مشورہ ہے۔ کہ اس چھوت چھات کی دلدل سے نکلیں۔ اور اسلام قبول کرکے باعزت زندگی بسر کریں۔

(چودھری) عبدالواحد بی۔اے واقف زندگی

تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بابو عطاء اللہ صاحب سب پوسٹماسٹر مستقط کو مقامی جماعت احمدیہ کا امیر مقرر فرمایا ہے۔ یہ تقرری اپریل ۱۹۵۰ء تک کے لئے ہوگی۔

(۲) مولوی مبارک علی صاحب امیر پراونشل انجمن احمدیہ بنگال نے بوجہ علالت طبع ۱۰ رفروری سے آخر ۱۰ مئی ۱۹۱۸ء تک تین ماہ کی رخصت حاصل ہے۔ اس لئے حضور نے ڈپٹی حسام الدین احمد صاحب مقیم مالدا کو اس مدت کے لئے قائم مقام امیر مقرر فرمایا ہے۔

(ناظر اعلیٰ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق بدر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

"اہلحدیث" کا عجیب و غریب "گورکھ دھندہ"

(۱)

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحیہ تقریر (جلسہ سالانہ) پر خامہ فرسائی کرتے اور اسے "گورکھ دھندہ" قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:۔

"بڑے مرزا صاحب نے یہ بھی تصریح کی ہے۔ کہ چھٹا ہزار بہت سخت گمراہی کا ہے۔ یہ ساتواں ہزار جس میں ہم ہیں۔ ہدایت کا ہے۔ (دیکھچر سیالکوٹ) ناظرین کرام فرمایئے پھر اس میں بقول خلیفہ قادیان یہ گمراہیاں اور ظلم و ستم کی کارروائیاں کیوں ہو رہی ہیں"۔

(اہلحدیث ۱۰ رجنوری ۱۹۱۸ء)

عبرت کا مقام ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب نے اس دلآویز تقریر کی حقیقی روح کو نظر انداز کرکے دیانت کا خون کر دیا ہے۔ حضرت مصلح موعود نے اپنی تقریر میں نہایت پر شوکت الفاظ میں یہ جانفزا مژدہ سنایا تھا:۔

"ہمارا خدا یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ دنیا پر آخری جھنڈا عیسائیت کا لہرایا جائے۔ دنیا میں آخری جھنڈا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا لہرایا جائیگا۔ اور یقیناً یہ دنیا تباہ نہیں ہوگی۔ جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا پر اپنی پوری شان کے ساتھ نہیں لہرائیگا"۔

فرمایئے! کسی دور میں پرچم اسلام کا اکناف عالم پر پوری آب و تاب سے لہرانا ہدایت کی علامت ہے یا گمراہی کا نشان؟ مزید عرض کرنے کی بجائے ہم مولوی صاحب کو انہی کے الفاظ یاد دلاتے ہیں:۔

"افسوس ہے کہ بالخصوص علمائے کرام اتفاق کے فوائد سے بے خبر ہیں۔ خدا معلوم ان کو ہر ایک کتب میں علیحدگی کا سبق کس نے پڑھا دیا"۔ (اہلحدیث ۱۸ رفروری ۱۹۱۸ء)

(۲)

قدرت خداوندی ملاحظہ ہو۔ کہ اس سلسلہ میں مولوی صاحب نے یہ اعتراف فرمایا ہے کہ

"ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خلیفہ قادیان کی تصدیق کرتے ہیں۔ واقعی دنیا مذہب اخلاق۔ معاشرت بلکہ تمدن میں بھی۔ گمراہی اور تباہی میں بھی دن بدن ترقی کر رہی ہے"۔

مولوی صاحب کا یہ اقرار حضرت مسیح موعود کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔ "اگر تم سوچو تو تمہارے ہاتھ میرے اور تمہارے دل بھی میرے لئے گواہی دیتے ہیں۔ کیونکہ کمزوریاں حد سے گزر گئیں۔ اور اکثر لوگ ایمان کی حلاوت کو بھی بھول گئے۔ اور جس ضعف اور کمزوری اور غفلت اور بے راہی اور دنیا پرستی اور تاریکی میں یہ قوم گرفتار ہو رہی ہے۔ یہ حالت بالطبع تقاضا کر رہی ہے۔ کہ کوئی اٹھے اور ان کی دستگیری کرے۔ باینہمہ اب تک میرا نام دجال رکھا جاتا ہے۔ وہ قوم کیسی بدنصیب ہے۔ کہ اس کی ایسی نازک حالت کے وقت ان کے لئے دجال بھیجا گیا۔ وہ قوم کیسی بدبخت ہے کہ ان کی اندرونی تباہی کے وقت ایک اور تباہی آسمان سے دی جائے" (دیکھچر سیالکوٹ)

حیرت ہے کہ مولوی صاحب کی نظر "ساتویں ہزار" پر جا اٹکی۔ مگر اس حقیقت کا خیال تک نہ آیا۔ ہاں آنجناب یہ بلند و بانگ دعاوی کرتے پر بے تاب ہوگئے:۔

"ہم نے کئی دفعہ لکھا ہے۔ کہ مرزا صاحب کے الفاظ بھول گئے ہو۔ تو ہم سے پوچھ لیا کرو۔ ہمیں بتانے میں بخل نہیں ہوگا"۔

ایں چہ بوالعجبی است

(۳)

جب مولوی ثناء اللہ صاحب کو خیال آتا ہے۔ کہ حضرت مصلح موعود کے بارہا چیلنج دینے کے باوجود انہیں آج تک سر دست میدان میں آکر تفسیر نویسی کی جرأت نہیں ہوسکی۔ تو اپنے ہمنواؤں کی اشک شوئی کرتے ہوئے اپنی تفسیر دانی کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کر دیتے ہیں۔

چنانچہ مولوی صاحب نے ایک دفعہ پھر یہ مناظرہ فرمایا ہے۔ مگر ذوقے قسمت! مولوی صاحب کے پیدا کردہ "گورکھ دھندہ" نے حقیقت کو طشت از بام کر دیا ہے۔ کیونکہ خدائے قدوس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ جلالی الفاظ میں خبر دی تھی۔ قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا (بنی اسرائیل) قل جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید (سبا) مگر اس پیشگوئی کے باوجود دنیا کے ظاہری قلوب پر اس وقت کیا اثر ہوا۔ خود قرآن کریم فرماتا ہے۔ ولقد صرفنا للناس فی ھذا القرآن من کل مثل فابیٰ اکثر الناس الا کفورا (بنی اسرائیل) وقلیل من عبادی الشکور (سبا) وان کثیرا من الناس لفاسقون (مائدہ)

اب مولوی صاحب اگر اپنے نظریہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ان آیات پر طائرانہ نگاہ ڈالیں۔ تو انہیں یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ ہرگز زمانہ ہدایت قرار دیئے جانے کا مستحق نہیں۔ یہ تو تفسیر دانی کا ادنیٰ سا کرشمہ ہے۔ ورنہ مولوی صاحب نے تو یہاں تک کہہ ڈالا تھا کہ

"سچی بات تو یہ ہے۔ کہ ہم میں سے قرآن مجید بالکل اٹھ چکا ہے۔ فرضی طور پر ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔ مگر واللہ دل سے اسے معمولی اور بہت معمولی اور بیکار کتاب جانتے ہیں"۔ (اہلحدیث ۱۲ رجون ۱۹۱۲ء)

کیا مولوی صاحب اپنے اس فیصلہ کے آئینہ میں اپنی تفسیر دانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سندھیوں کیلئے احمدیت کی صداقت کا دوسرا نشان

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

۱۹۰۷ء

سلسلہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے اور اس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام خدا کے مرسل، مامور اور مسیح موعود و مہدی موعود ہیں۔ اور آپ کی سچائی کے ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر چہار سو اور ہر علاقے میں نشانات و براہین قائم فرمائے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جب کہ وہ خدا خود یہ وعدہ فرما چکا ہے سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ (حم۔ سجدہ ع۶)

صوبہ سندھ میں بھی خدا تعالیٰ نے احمدیت کی صداقت کے کئی نشان ظاہر فرمائے جن سے صاحبِ بصیرت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ذیل میں صرف دو نشانوں کا جن میں سے ایک بالکل تازہ نشان ہے خصوصیت سے ذکر کیا جاتا ہے۔

سندھی پیر سائیں جھنڈے والے کے بتین کشفی شہادات

جناب سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب جو آج کل لیبیا میں تجارتی کاروبار کرتے ہیں۔ سندھ کے ایک مشہور بزرگ "پیر سائیں جھنڈے والے" کے مریدوں میں سے تھے۔ جب انہوں نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف علماء وقت کی مخالفت کا زور دیکھا۔ تو آپ نے ۱۸۹۵ء کے آخر یا شروع ۱۸۹۶ء میں آپنے روحانی بزرگ کو خط لکھا۔ جس میں یہ درخواست کی کہ

"ہم تو دنیا دار ہیں۔ اور دنیا دار آنکھوں سے اندھے ہیں۔ اور آپ لاکھوں انسانوں کے پیشوا اور رہنما ہیں صاحبِ بصیرت ہیں۔ لہٰذا آپ حلفاً جواب دیں۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعیٔ مہدویت و مسیحیت اپنے دعوے میں صادق ہیں یا کاذب۔ اگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور وہ سچے ہوئے۔ اور ہم ہدایت سے محروم ہو گئے تو آپ خدا کے نزدیک اس کے ذمہ دار ہیں۔ اور اگر وہ جھوٹے ہیں۔ اور ہم نے نادانی سے ان کو مان لیا۔ تو ہماری گمراہی کا وبال سب آپ کے سر پر ہے۔"

اس خط کے موصول ہونے پر حضرت "پیر صاحب" جھنڈے والے نے جو جواب تحریر فرمایا کہ:-

پہلی شہادت

"تمہارے سلسلے کا دستور ہے۔ کہ ہر مہینہ نماز مغرب عشاء ہم اپنے مریدوں کے ساتھ حلقہ کر کے ذکر اللہ کرتے ہیں۔ ایک دفعہ حلقہ میں بحالت کشفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ تو ہم نے آپ سے سوال کیا۔ کہ یا حضرت یہ شخص مرزا غلام احمد کون ہے؟ تو آپ نے جواب دیا یہ از ماست یعنی مرزا غلام احمد قادیانی تو ہماری طرف سے ہیں۔

دوسری شہادت

ہمارے خاندان کا وظیفہ ہے۔ کہ بعد نماز عشاء ہم کسی سے کلام نہیں کرتے اور سو جاتے ہیں یہی سنت رسول ہے۔ ایک دن خواب میں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ تو ہم نے سوال کیا کہ حضور مولویوں نے اس شخص (مرزا غلام احمد قادیانی) پر کفر کے فتوے لگا دیئے ہیں۔ اور اس کو ستاتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ "مور عشق ما دیدہ شدہ است" یعنی مرزا غلام احمد قادیانی تو ہمارے عشق و محبت میں دیوانہ ہیں۔

تیسری شہادت

ہمارا سلسلہ اور خاندان تہجد گزار ہے۔ اس لئے ہم دو اڑھائی بجے کے بعد اٹھتے ہیں۔ اور بعد نماز تہجد کے وظیفہ پڑھتے ہیں۔ اور اسی وقت سے صبح کی نماز پڑھتے ہیں۔ اور یہ بھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ ایک دن اسی کروٹ لیٹے کی حالت میں کچھ غنودگی طاری ہوئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ اس وقت ہماری حالت نیند اور بیداری کے درمیان تھی۔ تو ہم نے آپ کا دامن پکڑ لیا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ اب تو سارا ہندوستان چھوڑ عرب کے علماء نے بھی کفر کے فتوے دیدیئے۔ تو آپ نے بڑے جلال میں تین بار دو سو اکر فرمایا "ھُوَ صَادِقٌ ھُوَ صَادِقٌ ھُوَ صَادِقٌ" یعنی مرزا غلام احمد قادیانی تو ہمارے سچے ہیں سچے ہیں سچے ہیں۔

مندرجہ بالا تین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقل جواب حضرت "پیر سائیں جھنڈے والے" نے جناب سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب تاجر سبزی کو ارسال کرتے ہوئے یہ بھی تحریر فرمایا کہ "یہ ہے سچی گواہی جو ہمارے پاس ہے ہم آپ کی قسم سے سبکدوش ہو گئے۔ ماننا نہ ماننا آپ کا کام ہے۔" راقم رشید الدین پیر صاحب الخدام

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے دعوی کی سچائی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تین کشفی شہادات کا علم ہونے پر جناب سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب نے فوراً احمدیت قبول کر لی۔ فالحمد للہ۔ اور حق کے متلاشیان کی خاطر اس واقعہ کو اخبار "الفضل" قادیان پنجاب میں مورخہ یکم دسمبر ۱۹۳۱ء میں شائع بھی کرا دیا تھا۔ اور اب ہم مزید مسلمانوں کے فائدہ کے لئے اسکو دوبارہ شائع کرتے ہیں تاکہ ان کو بھی اہل زمانہ کے بارہ میں ان شاء اللہ کافی علم ہو جائے۔ اور وہ حق و راستی کو قبول کر سکیں:-

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

(سید احمد علی مبلغ سیالکوٹی)

خدام الاحمدیہ مشورہ دیں!

مندرجہ بالا عنوان سے ایک چٹھی بتاریخ ۲۰ دسمبر ۴۶ء تمام قائدین و (۱۰) اکرام مجالس خدام الاحمدیہ کو بھیجوائی گئی تھی۔ اور درخواست کی گئی تھی کہ اس کا جواب ۱۵ دسمبر تک مرکز میں بھیجوا دیا جائے لیکن باوجود یاددہانی کے بعض مجالس نے ابھی تک اپنی رائے سے مطلع نہیں کیا۔ لہٰذا یاددہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ براہ مہربانی اپنی رائے سے جلد مطلع فرمائیں۔ ۱۵ فروری تک جواب کا انتظار کیا جائے گا۔ اور اس وقت تک بھی اگر جواب نہ آیا تو سمجھ لیا جائیگا کہ اس چٹھی میں مندرجہ تجاویز سے مجالس کو اتفاق ہے (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)۔

فوری ضرورت

ایک تجربہ کار نکل کے سوم کے ماہر کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی خواہشمند اپنی درخواست معہ اپنا سارٹیفکیٹ کارکردگی کے بھجوائیں۔ یا خود آکر ملیں

منیجر۔ پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

قادیان میں نہایت موقع قابل فروخت جائیداد

ریلوے روڈ غلہ منڈی میں قطعات

میرے پاس ریلوے روڈ اور غلہ منڈی میں دوکانات کے لئے چند باموقعہ قطعات قابل فروخت ہیں۔ خواہشمند احباب اس بارہ میں مجھ سے خط و کتابت کریں۔ یا ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل سے ملیں۔ خط آنے پر قطعات کا نقشہ بھجوایا جا سکتا ہے

(صاحبزادہ مرزا شریف احمد قادیان)

روپ سنوار کریم — رشک چمن سینٹ — پیرس کولڈ کریم

چھائیوں۔ کیلوں اور بدنما داغوں کا کامیاب علاج — دلکش مفرح خوشبو ہر قسم کے عطر حاصل کریں قیمت فی شیشی ۱۲ روپیہ ۵/ ۸ روپے — جلد طاقتور اور خوبصورتی کے لئے بہترین چیز ہے۔ قیمت ۱۲ روپیہ

قیمت فی شیشی! — حمیدیہ فارمیسی قادیان — اور ڈیلرشپ کے لئے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۲

محلہ دارالبرکات شرقی

مولوی عطا محمد صاحب ۲۴ - قاضی بشیر احمد صاحب ۲۵ - قریشی عبدالغنی صاحب ۲۳ - قاضی محمد شفیع صاحب ۲۴ - مولوی عبدالطیف صاحب ۲۳ - حکیم لال دین صاحب ۱۷ - میاں اللہ دتہ صاحب ۲۱ - قاضی عبدالسلام صاحب ۲۲ - مستری علم دین صاحب ۱۱ - چوہدری عبدالغنی صاحب ۱۵ - مستری فیروز الدین صاحب ۱۹ - شیخ مہرالدین صاحب ۱۰ - سید محمد حسین شاہ صاحب ۲۱ - قاضی عبدالحمید صاحب ۲۰ -

محلہ دارالبرکات غربی

خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ۱۶ - مولوی فضل الٰہی صاحب ۱۰ - منشی محمد حنیف صاحب ۲۲ - قاضی محمد صدیق صاحب ۲۳ - شیخ محمد شریف صاحب بٹوارہ ۲۱ - میاں محمد دین صاحب دوکاندار ۲۰ - پیر عبدالعزیز صاحب ۲۵ - چوہدری شریف احمد صاحب ۲۷ - لفٹیننٹ ڈاکٹر محمد دین صاحب ۳۰ - حاجی محمد اسمٰعیل صاحب ۳۰ - قریشی ضیاء احمد صاحب ۳۰ - چوہدری عبدالحکیم صاحب ہوشیارپوری ۲۵ - چوہدری نعمت اللہ صاحب ۲۰ - شیخ گوہر ۲۹ - منشی عبدالحمید صاحب سیالکوٹی ۲۱ - میاں کریم بخش صاحب ۲۱ - میاں احمد دین صاحب ۲۳ - میاں محمد اسمٰعیل صاحب ۲۱ - شیخ عطاء اللہ صاحب پنشنر ۲۴ - چوہدری عبدالحکیم صاحب ۲۶ - ملک شیر بہادر صاحب ۳۰ - ل ۳۱ - سید محمود عالم صاحب ۲۸ - سوم - بابو محمد عبداللہ صاحب سگنیلر ۳ - ل - منشی محمد دین صاحب مختار عام ۲۳ - بابو فقیر علی صاحب ۲۸ - سوم - مستری رحمان محمد صاحب ۱۸ - چوہدری الیاس الدین صاحب ۲۹ - دوم ڈپٹی محمد فقیر اللہ خان صاحب ۲۴ - میاں برکت علی صاحب لدھیانوی بافندہ ۲۲ - شیخ کلیم الرحمٰن صاحب ۳۰ اول ۱ -

(صدر انصار اللہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹھی نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

وصیتیں

دسایہ منظوری ست قبل اس سلسلہ شائع کیجاتی ہیں۔ ناکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر میں اطلاع کر سکے۔ (ایڈیٹر)

عہ ۹۹۰۰ منکہ الفیر احمد خانصاحب ولد مولا داد قوم راجپوت ساکن قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ پیشہ زمینداری عمر ۴۷ سال بقائمی ہوش و حواس وصیت کرتا ہوں کہ میرا ترکہ جو میرے والد بقید حیات مذکور ہیں۔ میری ملکیت نہیں ہے۔ اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ مجھے تحریک جدید کی طرف سے اس وقت سولہ روپے ماہوار گزارہ کے طور پر ملتے ہیں میں اس کا دسواں حصہ بطور وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جو قرض بھی جائداد میری ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی و ما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

(الموصی۔ الفیر احمد خانصاحب ولد مولا داد سکنہ ربوہ۔ شاہد۔ محمد دین ابن بشیر الدین قریشی ہائی سکول قادیان گواہ شد۔ شاہد۔ ضیاء الدین ضیاء پراچہ ایم اے ایم سی آئی۔ ایم۔ ایچ۔ دہلی چھاؤنی گواہ شد۔

عہ ۸۹۵۰ منکہ محمد شریف ولد میاں حسین بخش صاحب قوم جٹ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن مالکے حال لاہور روڈ بلاک نمبر ۱ بقائمی ہوش و حواس بجبر اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۲ ۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ صرف میرا گزارہ ماہوار آمدنی ہے جو اس وقت یکصد روپیہ ہے۔ اس کے یہ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور نقد مبلغ ۲۰۰/- روپیہ امانت فوائی میں جمع ہے۔ اس کے بھی یہ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو آمد پیدا ہوگی اس کے بھی یہ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور تخمیناً ۱۰ کی کمی بیشی کے متعلق اطلاع دیتا رہوں گا۔ یہ حصہ دینے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے یہ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (الموصی۔ محمد شریف بقلم خود۔ گواہ شد۔ امۃ الحمید بیگم اہلیہ موسیٰ گواہ شد

ماسٹر محمد شریف صاحب ولد فقیر محمد ذاتی گواہ شد۔ چوہدری خورشید احمد ایکسٹرا دعا یا۔

ط ۶۸۶۳ منکہ مستی محمد علی ولد محمد صدیق صاحب قوم لوہار پیشہ ملازمت عمر

قادیان میں جائدادوں کی خرید و فروخت

بعض احباب کے قادیان میں جائداد و مکان ہیں۔ وہ بیچنا چاہتے ہیں۔ بعض احباب قادیان میں مکان یا زمینیں خریدنا چاہتے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہم نے زمینوں اور مکانوں کی خرید و فروخت کے متعلق ایجنسی قائم کی ہے۔ جن احباب کو اپنی جائیداد فروخت کرنی منظور ہو یا اپنے لئے جائداد خریدنی منظور ہو وہ ہمیں اطلاع دیں ہم ان کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ بعض دوستوں کی غلطی کی وجہ سے قیمتیں ناواجب طور پر چڑھ رہی ہیں۔ ہماری کوشش ہوگی۔ کہ قیمتوں کو مناسب حد کے اندر رکھا جائے۔ جو دوست اپنی جائیداد بیچنا چاہیں۔ ہم انہیں بھی یہی نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ یہ نہ دیکھیں۔ کہ اس وقت ضرورت کے متعلق کوئی انہیں کیا دیتا ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھیں کہ جماعت اور سلسلہ کا فائدہ کس میں ہے۔ جو آج جائیداد فروخت کرتا ہے۔ کل کو اسے یا اس کی اولاد کو زمینیں خریدنے کی بھی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ اس کا آج کا فعل آئندہ اس کو یا اس کی اولاد کو بھی مشکلات میں ڈال سکتا ہے۔

ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں۔ کہ کوئی زمین جو مکانوں کے لئے فروخت کی جائے گی دیانتداری سے فروخت کر دی جائے گی وہ حسب قاعدہ سلسلہ سڑک پر واقع ہوگی اور منظور کردہ نقشہ کے مطابق ہوگی۔ جس سے بعد میں مشکلات کا امکان نہ رہیگا۔ نیز ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ ہر سودا خرید کیا ہو یا فروخت کا امور عامہ میں باقاعدہ درج کروایا جائیگا۔

شرکت معماریح قادیان

ایک ایم بی بی۔ ایس انسپکٹر جیل ہاسپٹل ڈاکٹر صاحب شہادت دیتے ہیں۔ کہ میں نے آپ کی ہومیو گولیاں استعمال کیں۔ ۳۰ روز اتفاقیہ کے فضل سے انہیں اتنا مفید پایا۔ کہ کافی صحت ہوگئی۔ اب میں دوسرے مریضوں کو جو میرے پاس دوا لینے آتے ہیں بطیبہ عجائب گھر قادیان کیلئے روانہ کرنے کی ہدایت کرتا ہوں۔ یہ سیری گولیاں ایک ماہ کا کورس تین روپے۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

فی تولہ دو روپے ۸ آنے
مکمل کورس ۲۵ روپے

مکرم جناب محمد لطیف صاحب کا مکتوب

میں نے اپنے گھر میں "تریاق اکھرا" دواخانہ نورالدین کا استعمال کروایا۔ اس کے استعمال کے بعد حمل ضائع نہیں ہوا اور زنانہ حمل میں طبیعت بھی ٹھیک رہی۔ عام صحت بھی اچھی ہوگئی۔ اس دوا کی جو قیمت بھی رکھی جائے وہ کم ہے۔

راقم محمد لطیف سری رام پور تحصیل شاہدرہ

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ نورالدین قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ غازی خان بلاک عہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں ۱

ذاتی جائداد اسوقت ذیل کی ہے مکان ایک سکنی مکان نیم پختہ واقع ۵ مرلے کا میں واحد مالک ہوں اس کی قیمت لگ بھگ ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اسوقت اس جائداد کے ہر حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ میری تنخواہ ۱۵۰/- اور ۳۰/- کرایہ پانا ہوا کی مجھے آمد ہے۔ اس کے ہر حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں اس کی اطلاع دیتا رہوں گا اور یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی علاوہ ازیں اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد علی تلمیذ خود موصی گواہ شد غلام یٰسین انسپکٹر بیت المال گواہ شد۔ محمد عبداللہ بلاک ۷ سبزی منڈی ڈیرہ غازیخاں۔

نمبر ۹۹۰۸۔ مسمات حاجراں بی بی زوجہ جلال الدین صاحب قوم ترکھان عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن بھینی باگھو ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ایک مکان دو پختہ دو زیور کوئی نہیں اس کے ۱/۴ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبدہ۔ نشان انگوٹھا حاجراں بی بی موصیہ گواہ شد جلال الدین خاوند موصیہ گواہ شد۔ علی محمد احمدی بی اے موصی انسپکٹر وصایا۔ کاتب منشی سکندر علی۔

نمبر ۹۹۰۷۔ مسمات دیام دین ولد غلام محمد صاحب قوم ہاتھ چھال پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن قادیان دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ایک مکان کے نصف حصہ کا مالک ہوں نصف کی قیمت ۱۲۵۰/- روپیہ ہوگی۔ اس میں سے ۱/۳ دو پیہ میں نے قرضہ دینا ہے۔ باقی ۱۰۵۰/- روپیہ کے ۱/۴ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد جو کہ ۲۵/- روپے ہے پر ہے میں اس کے بھی ۱/۴ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یہ دارالبرکات غربی میں ہے۔ العبدہ دیام دین موصی بقلم خود

گواہ شد۔ محمد دین پسر موصی گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۹۰۶۔ مسمات زیرجن والدہ علی حسن صاحب قوم شیخ پیشہ بیکار عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۲۱ء ساکن شاہجہانپور محلہ مہمان شاہ ڈاکخانہ خاص صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت نقد رقم ۳۰ روپیہ ہے۔ جو میں نے حاجی عبدالقدوس اینڈ کو کی تجارت کے لئے دیا ہوا ہے میں اس جائداد اور اس کی آمد کے ہر حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت ہوگی العبدہ زیرجن موصی گواہ شد محمد احمد احمدی شاہجہانپور بقلم خود گواہ شد محمد نظیر بقلم خود احمدی نمبر ۹۹۰۵۔ مسمات عبدالحق مولویان فضل داد جمعدار فضل دین متوطن میر کھو پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالخلافت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ آمد (تنخواہ) کچھ اس روپے ماہوار ہے۔ اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں آئندہ کوئی جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبدہ۔ عبدالحق مولوی فاضل قادیان گواہ شد۔ عبدالرحمن پیر گواہ شد۔ محمد نظیر بقلم خود احمدی

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے ۱۹۴۶

اکیس ۲۱ اکیس سو ۲۱۰۰ ہزار روپے کے دو ۲ انعام

جو صاحب ان کو پبلک جلسہ میں حلف اٹھانے کیلئے تیار کرینگے ان کو دو ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اس کے متعلق اردو یا انگریزی رسالہ کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جائیگا۔ عبداللہ الہ دین الہ دین بلڈنگس سکندرآباد دکن

روزانہ استعمال کی چیز

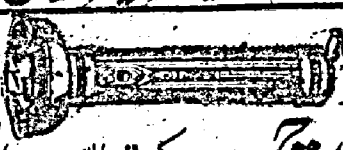

سام ٹارچ

پائیدار اور دیدہ زیب ہونی چاہیئے

کی مقبولیت صرف مالی وجہ سے ہے

(سام روزٹ اینڈ کو قادیان)

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ کمزوری چیب وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں ہے کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہے وزن آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔ قیمت فیتولہ ۸ ماشہ عمدہ چھ ماشہ ۱۲ تین ماشہ ۱۲

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

ایک نفع بخش سودا

ایک نہایت عمدہ باموقع جگہ دوکانات اور قطعات پر مشتمل ہے۔ جس کا کرایہ بہت معقول وصول ہو رہا ہے۔ رہن رکھنے کی ضرورت ہے۔ روپیہ محفوظ تجارت پر لگانے والے احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

ج س معرفت مینجر الفضل قادیان

اٹھرا کی گولیاں

جن عورتوں کو اسقاط کا مرض ہو۔ یا ان کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا پیدا ہو کر چڑچڑا ہوں۔ سوکھا۔ سبز پیلے دست آتے پسلی کا درد۔ پیچش۔ نمونیا پانی پھیپھڑے پھیلنی یا خون کے دھبے وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر مر جاتے ہوں وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب جہانگیر جموں و کشمیر کی تجویز فرمودہ نسخہ اٹھرا کی گولیاں ہم سے منگوا کر استعمال کریں۔ جو مندرجہ بالا امراض کیلئے اکسیر ثابت ہو چکی ہیں۔ قیمت مکمل نسخہ اک گیارہ روپے فی گولی ایک روپیہ۔ محصول ڈاک علاوہ

محمد عبداللہ جان عطاء الرحمن

دواخانہ محافظ صحت قادیان

تحریک جدید انجنسی سیالکوٹ

سیاہان ربڑ کھلونے وغیرہ

پتہ:۔ پونیر سیل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی نزد ہائی اسکول سیالکوٹ (پراچہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی دہلی ۶ رفروری سینٹرل اسمبلی کے اجلاس میں ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر سردار پٹیل نے بتایا کہ وزیر ہند کی سرحدی کے متعلق ابھی تک برطانیہ سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا۔ برطانیہ نے ابھی اپنی آخری تجاویز بھی پیش نہیں کیں۔ مسٹر لیاقت علی خاں فنانس ممبر نے بتایا امید ہے کہ اس سشن ہی میں ٹیکس کے متعلق ایک بیان ہاؤس کے سامنے پیش کروں گا آپ نے مزید بتایا۔ کہ لنڈن میں وہ مسٹر لنگ پوچی کے متعلق کوئی بات چیت نہیں کر سکے۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ فسادات کے سلسلہ میں مصیبت زدگان کی مدد کرنے کے لئے حکومت پر کوئی قانونی ذمہ واری نہیں ہے۔ ہاں رحم کے طور پر یہ مدد کی جا سکتی ہے۔ اور اس کی ذمہ واری صوبائی حکومتوں پر ہے۔ بنگال کی حکومت نے نواکھلی میں جو امداد کی رقم دی ہے اس نے مدد میں شامل کر دیا ہے۔ جو بنگال نے مرکزی حکومت سے طلب کی ہیں۔

ہوم ممبر نے بتایا کہ گو اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ہمارے بھاری تعداد میں لوگ بنگال میں آباد ہو رہے ہیں۔ لیکن حکومت بنگال نے اس امر کی تردید کی ہے۔ آپ نے کہا یہ ایسا معاملہ ہے۔ جسے صوبوں کو آپس میں ہی سلجھا لینا چاہیئے۔ ہم نے اس سلسلہ میں کوئی مشورہ نہیں دیا ڈیفنس سکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں کہا کیپٹن عبدالرشید۔ برہان الدین اور آزاد ہند فوج کے دیگر افسروں کی رہائی کے معاملہ پر حکومت غور کر رہی ہے۔

نئی دہلی ۵ رفروری آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں نواب صدیق علی خاں کی ایک تحریک التوا پر بحث ہوئی جس کا تعلق سرحدی قبائل کے خلاف کارروائی کرنے سے تھا۔ محرک نے اس کارروائی کو وحشیانہ اور قرون وسطیٰ کی یادگار قرار دیا۔ ڈپٹی ہوم ممبر نے کہا۔ کہ ہوائی حملوں کا خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیگا۔ اور وہ تعلیمی اور اقتصادی لحاظ سے کافی ترقی کریں گے۔

بیروت ۲۵ رفروری۔ حکومت لبنان نے فلسطین کو یہودیوں کے چنگل سے نکالنے کے لئے ایک لاکھ لیرا (عربی سکہ) کی رقم منظور کی ہے۔ اس میں سے نصف رقم فلسطین کی امداد کو یہودیوں کی گرفت سے نکالنے پر صرف کی جائے گی۔ اور باقی رقم عربی فوج کے قیام پر خرچ ہوگی۔

نئی دہلی ۵ رفروری۔ دستور ساز اسمبلی کے سیکرٹری کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ دستور ساز اسمبلی نے اب تک کوئی خفیہ فیصلہ نہیں کیا ہے۔ یاد رہے کہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے قرارداد کراچی میں یہ کہا تھا کہ اسمبلی نے کئی ایسے فیصلے بھی کئے ہیں جنہیں صیغہ راز میں رکھا گیا ہے۔

خرطوم ۵ رفروری۔ یوم میلاد النبی کی تقریب پر سوڈان کے مصر نواز عناصر نے مظاہرہ کیا۔ سادر ریلوے ہیڈ کوارٹر پر پتھر پھینکے۔ گورنر اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ کمشنر اس سلسلے میں مجروح ہو گئے۔ گیارہ گرفتاریاں عمل میں آئیں۔

سانحہ ارتحال

دہلی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترمہ امۃ الحمید صاحبہ جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھانے کی درخواست کی گئی ہے۔ انشاء اللہ حضور کی واپسی پر ادا فرمائیں گے۔)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

گھنٹہ کی بحث کے بعد کانگرس پارٹی نے بحث کے خاتمہ اور تقسیم آرار کا مطالبہ کیا۔ مسلم لیگ پارٹی نے اس مطالبہ کے خلاف احتجاج کیا اور محرک نے یہ کہتے ہوئے جوابی تقریر کرنے سے انکار کر دیا کہ کانگرس پارٹی اپنی اکثریت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہے۔ تحریک سولہ کے مقابلہ میں ۶۴ آراء کی مخالفت سے مسترد ہو گئی۔

لنڈن ۵ رفروری امید کی جاتی ہے۔ کہ برطانوی حکومت فلسطین کے متعلق اپنی قطعی پالیسی کا فیصلہ آئندہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر کر لیگی۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ برطانیہ کی طرف سے فلسطین کو تقسیم کرنے کی پالیسی کو جائز قرار دے دیا جائے گا۔ یہ بھی ضمن ہے کہ اس معاملہ کو جمعیت اقوام متحدہ میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا جائیگا۔

پیرس ۵ رفروری فرانس کی وزارت خارجہ نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ مارشل سٹالن نے فرانسیسی فوجی میڈل لینے سے انکار کر دیا ہے یہ فرانس کا سب سے بڑا فوجی تمغہ تھا۔

لاہور ۵ رفروری مسٹر غضنفر علی خاں پبلسٹی ممبر حکومت ہند نے تحصیل ہیڈ داد خان کے مسلم حلقہ کے ضمنی انتخاب کے سلسلے میں تمام مسلم ووٹروں سے اپیل کی ہے کہ وہ مسلم لیگی امیدوار ملک نذر حسین خاں آف بھمبر کو ووٹ دیں۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو سکے کہ پنجاب کے مسلمان موجودہ وزارت کی پالیسی اور طرز عمل کو پسند نہیں کرتے اور مسلم لیگ کی موجودہ الیکشن کی تائید کرتے ہیں۔

نئی دہلی ۵ رفروری معلوم ہوا ہے کہ عبوری حکومت کے کانگرسی ارکان نے پنڈت جواہر لال نہرو کی وساطت سے وائسرائے سے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ مسلم لیگ کو مجبور کریں کہ وہ دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرے۔ ورنہ عبوری حکومت سے علیحدہ ہو جائے۔ یہ مطالبہ لنڈن میں وزیر ہند کے پاس بھیجا گیا ہے۔ وہیں اس کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔

پشاور ۵ رفروری مالاکنڈ ایجنسی کے سابق پولیٹیکل ایجنٹ خان بہادر شیخ محبوب علی خاں کے خلاف تفتیش کے سلسلہ میں آنریبل خان عبدالغفار خاں نے اپنی شہادت دی۔

کلکتہ ۵ رفروری ۷-۱ رفروری کو بنگال لیجسلیٹو کونسل کا بجٹ سشن شروع ہوگا۔ سپیکر نے ایک تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ جس کا مقصد نواکھلی اور تپرہ کے فسادات پر بحث کرنا ہے۔

کراچی ۵ رفروری ۷-۱ رفروری باقی ہے۔ کہ اوائل مارچ میں ہندوستان اور امریکہ کے درمیان ہفتہ وار فضائی سروس شروع ہو جائیگی

نئی دہلی ۶ رفروری سینٹرل اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر دیش مکھ کے پیش کردہ بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کے معاملہ پر بحث ہوتی رہی۔ اس کے علاوہ ہندوؤں کی مختلف کاسٹوں میں شادی کو جائز سمجھنے کا بل ہاؤس نے منظور کر لیا۔

پٹنہ ۶ رفروری ۱-۱ بہار اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر نے موجودہ وزارت پر عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے سپیکر نے ۱۲ رفروری کو اس تحریک پر بحث کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے مخلصین

دعدوں کا دروازہ بند ہونے سے پہلے اپنا محاسبہ فرمالیں کہ کیا انہوں نے زیادہ سے زیادہ ۱۵ اپنی قربانی پیش کر کے اپنے اخلاص اور نیکی کا نمونہ قائم کر لیا ہے۔ اگر نہیں۔ تو آپ اپنا وعدہ فوراً کسی توقف کے فوری پیش منظور فرمادیں۔

وکیل المال تحریک جدید